روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 16 مئی 2003ء 13 ربیع الاول 1424 ہجری-16 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 107

شگفتہ مجلس

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سو سے زیادہ مجالس میں بیٹھا ہوں- ان میں صحابہؓ اشعار پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے قصے سناتے تھے۔ آنحضرت ﷺ خاموشی سے سنتے تھے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ تبسم بھی فرماتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب فی انشاد الشعر حدیث نمبر 2777)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی فرماتے ہیں-

مولوی عبداللہ مجتہد لودھیانوی پر خدا تعالیٰ کی رحمت نازل ہو وہ کہا کرتے تھے کہ تم صاحبزادہ صاحب غور کر کے دیکھنا اور میں نے تو خوب غور کیا ہے کہ حضرت اقدس باتیں کرتے ہیں اور ہنستے ہنساتے ہیں اور باتیں لوگوں کی سنتے ہیں اور لوگوں میں بیٹھتے ہیں لیکن آپ کے چہرہ اور بشرہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی کے انتظار میں بیٹھے ہیں اور وہ آیا اور کھڑے ہوئے گویا جیسے کسی عاشق کو اپنے معشوق کا انتظار ہوتا ہے سو واقعہ میں یہی حالت حضرت اقدس کی دیکھی کہ حضرت رب العزت سے وہ لو لگ رہی تھی اور آپ ذات باری تعالیٰ میں ایسے محو و مستغرق معلوم ہوتے تھے کہ کسی چیز کی کوئی پروا نہیں تھی۔ اور ذات احدیت میں فنا ہیں۔

میں نے ایک دفعہ حضرت اقدس سے وطن کے جانے کی اجازت چاہی فرمایا ابھی جا کے کیا کرو گے میں نے عرض کی کہ حضور ایک کام ضروری ہے فرمایا کیا کہیں عرس میں جانا ہے اور قوالی سننے کو جی چاہتا ہوگا پھر آپ ہنسنے لگے میں نے عرض کیا کہ عرس میں تو نہیں جانا ہے جب سے حضور کی خدمت میں آنا ہوا ہے عرس و قوالی تو ہم سے رخصت ہوئی آپ کی صحبت میسر ہو اور پھر قوالی کو جی چاہے ایسا کہیں ہو سکتا ہے۔

بعض وقت میں کوئی لطیفہ سنا دیتا تو ہنستے اور فرماتے کہ صاحبزادہ صاحب اتنے لطیفے تم نے کہاں سے یاد کر لئے ایک شخص نماز نہیں پڑھا کرتا تھا وہ اتفاق سے ایک کام کے لئے بیت مبارک میں گیا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے کہا آج تم کیسے بیت الذکر میں آ گئے نماز تو پڑھتے نہیں۔ حضرت اقدس نے کچھ نہ فرمایا میں نے کہا کہ حضرت اس کی ایسی مثال ہے کہ ایک مراثی کا گھوڑا چھوٹ کر مسجد میں گھس گیا لوگوں نے اس کو دھمکایا اور کہا کہ مراثی تیرے گھوڑے نے مسجد کی بے ادبی کی مراثی نے جواب دیا کہ جناب گھوڑا حیوان تھا اس نے مسجد کی بے ادبی کی اور مسجد میں گھس گیا کبھی مجھے بھی دیکھا کہ میں نے کبھی مسجد کی بے ادبی کی ہو اور مجھے کبھی مسجد میں گھستے اور بے ادبی کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت اقدس ہنسنے لگے اور فرمایا اس شخص پر یہ مثال خوب صادق آئی بے شک یہ آج بھولے سے بیت میں آ گیا ہے وہ شخص ایسا خفیف اور شرمندہ ہوا کہ اسی روز سے نماز پڑھنے لگا۔

(تذکرۃ المہدی ص 178)

بے کاری - حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

میں بار بار کہہ چکا ہوں- کہ بیکار نوجوان کام کریں- اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو ان کے مال کی زیادتی - اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا- کاش میری اس نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں- اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں اللھم آمین-

(روزنامہ الفضل 8 مارچ 1935ء)

باپ کی نعمت اور یتیمی کا درد

حضرت شیخ سعدیؒ کہتے ہیں کہ

مجھے یاد ہے کہ جب میں بچہ تھا اور اپنا سر باپ کی آغوش میں رکھتا تھا تو میری قدر و منزلت بادشاہوں جیسی ہوتی تھی- اگر میرے جسم پر ایک مکھی تک بیٹھ جاتی تو سب گھر والے پریشان ہو جاتے تھے- جب بچپن ہی میں میرے سر پر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تو مجھے بچوں کے درد کی خبر ہوئی - یہ درد وہی جان سکتا ہے جس کو یتیمی کا داغ لگا ہو- اے دوست جس بچے کا باپ مر گیا ہو اس کے سر پر ہاتھ رکھ اس کے چہرے سے گرد پونچھ اور اس کے پاؤں سے کانٹا نکال- کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس پر کیسی بپتا پڑی ہے- بے جڑ کا درخت ہرگز تازہ نہیں ہوتا- جب تو کسی یتیم کو اپنے سامنے سر ڈالے دیکھے تو اپنے فرزند کے رخسار پر بوسہ نہ دے- یتیم اگر روتا ہے- تو اس کا ناز کون اٹھاتا ہے- اگر وہ غصہ کرتا ہے- تو اس کو کون برداشت کرتا ہے-

خبردار! یتیم رو نہ پڑے کہ اس کے رونے سے عرش الٰہی کانپ جاتا ہے- محبت سے اس کی آنکھ سے آنسو پونچھ دے اور مہربانی سے اس کے چہرہ سے خاک جھاڑ دے اگر اس کے سر سے سایہ اٹھ گیا تو تو اپنے سائے میں اس کی پرورش کر-"

(حکایات سعدی ص 75 مرتبہ طالب ہاشمی شعاع ادب لاہور)

ان یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے کیلئے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ سے رابطہ کریں-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ - دارالضیافت ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1983ء (4)

مئی — غانا میں پہلے احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ کالج کا افتتاح ہوا۔

یکم تا 3 جون — حضور نے ارشاد فرمایا کہ والی بال سمیشنگ کھلائیں۔ شوٹنگ نہ ہو اس کی روشنی میں آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ کھیلا گیا۔

4 جون — مجلس انصار اللہ برطانیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع۔

8 تا 10 جون — آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ۔ 11 جون کو حضور نے منتخب کھلاڑیوں کے مابین نمائشی میچ ملاحظہ فرمایا۔

13 جون — حضور نے رمضان میں بیت مبارک میں درس قرآن کا آغاز فرمایا۔

18 جون تا 17 جولائی — ایف اے اور ایف ایس سی کے لئے فری کوچنگ کلاس ربوہ میں منعقد ہوئی۔

21 جون — حضور نے احمدی سائنسدانوں اور انجینئرز کے نام ایک پیغام میں فرمایا کہ وہ مفید ایجادات کر کے عام آدمی کی مشکلات دور کریں۔

21 جون تا 2 جولائی — اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی 8ویں سالانہ تربیتی کلاس۔

22 جون — حضور نے جماعت امریکہ کے نام پیغام میں مالی قربانی میں اضافہ کی تلقین کی اور فرمایا کہ ہر چندہ دہندہ کم از کم 3800 ڈالر کا وعدہ کرے۔

22 جون — سوئٹزرلینڈ میں پہلی بیت الذکر بیت محمود کی تعمیر کے 20 سال پورے ہونے پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ حضور نے پیغام بھیجا۔

22 جون تا 29 اگست — مونٹریال کینیڈا کی صنعتی نمائش میں جماعت کا سٹال اور دعوت الی اللہ۔

جون — کینیڈا کی قومی کھیلوں میں لائٹ ویٹ چیمپئن شپ ایک احمدی نوجوان آصف ڈار صاحب نے جیت لی۔

11 جولائی — حضور نے بیت مبارک میں درس قرآن کے آخر پر قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا درس دیا اور دعا کروائی۔

12 جولائی — حضور نے عید کا مزہ لینے کے لئے غریبوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے کی تحریک فرمائی۔

16 جولائی — حضور نے گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ ''سرائے خدمت'' کی دوسری منزل کا سنگ بنیاد رکھا۔

17 تا 31 جولائی — 18ویں تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد۔ حضور نے افتتاحی و اختتامی خطاب فرمایا۔ طلبہ و طالبات کی مجموعی تعداد 3076 تھی۔

18 جولائی — غانا میں ملک کی زرعی ترقی کے لئے جماعت کی طرف سے ایک ایگریکلچر پراجیکٹ شروع کیا گیا۔ اس کے مینیجر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب تھے۔ اس فارم میں گندم کاشت کرنے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

کہکشاؤں کی قطار

پہلے ہی ہم ہجر کے مارے تھے از حد بے قرار
اب تو پریتم چل دیا پردیس سے بھی دور پار

افتخار بزم تھا تو عزم میں کوہِ وقار
اب تجھے ڈھونڈا کریں گے حشر تک لیل و نہار

تو ہمارے پاس تھا پر آج پردیسی ہوا
اب کہاں پائیں گے ہم ابر بہاراں کی پھوار

سو گیا چپ چاپ تو اے بلبل شیریں نوا
پھرتے ہیں گلیوں میں دیوانے ترے پروانہ وار

ایک سناٹا سا ہے سارے گلستاں پر محیط
ہر کسی کا دل دکھی ہے اور آنکھیں اشکبار

حرف گویا تیرے ہونٹوں پر مہکتے پھول تھے
ہر سخن جادو اثر تھا لفظ دُرِّ شاہوار

آئینوں میں عکس و آہنگ ہیں ترے جلوہ پذیر
یہ تری یادوں کا ایک شہر عجائب زرنگار

کون سا دل ہے کہ ہے جو تیری چاہت سے تہی
کون سا گھر ہے جہاں چھلکا نہیں ہے تیرا پیار

کون ہے جس نے نہ پایا تجھ سے فیضان دعا
کون ہے جس پر کرم تیرا ہوا نہ بار بار

کس کو بتلائے کہ کتنا بے سہارا ہو گیا
یہ ترا عابدؔ ترا عاشق ترا خدمت گزار

جب زیادہ ہی دکھے تو دل کو سمجھاتے ہیں ہم
یہ ہمارا تو نہیں قادر کا ہے سب کاروبار

پہلے بھی ہم نے جہاں زیر زمیں رکھے ہیں چاند
پھر وہیں اگتی ہے دیکھی کہکشاؤں کی قطار

باغ احمد میں کھلا پھر اک تروتازہ گلاب
''آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار''

آنے والے فضل رب سے تو سدا مسرور ہو
جانے والے تجھ پہ اس کی رحمتیں ہوں بے شمار

مبارک احمد عابدؔ

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مرتبہ: عبدالوہاب احمد شاہد صاحب

دبستان احمد کی سیر ۔ کلمات طیبات

نماز کے متعلق، وہ جملے جن پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں

☆نماز پنجگانہ .... انسان کی خداترسی کا اندازہ کرنے کے لئے .... کافی ہے۔

(ازالہ اوہام)

☆نماز بندے کو رب العباد تک پہنچانے کی سواری ہے۔ (اعجاز المسیح)

☆ نماز میں انکساری مملوک کو مالک بنا دیتی ہے۔

(اعجاز المسیح)

☆نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو گویا کہ تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ (کشتی نوح)

☆نماز .... وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ (کشتی نوح)

☆نماز پڑھو .... وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے۔ (کشتی نوح)

☆نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں۔ (کشتی نوح)

☆نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ (کشتی نوح)

☆نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔

(کشتی نوح)

☆نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔

(تذکرۃ الشہادتین)

☆نماز خدا کو ملاتی ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ)

☆نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب .... ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہو۔

(لیکچر لدھیانہ)

☆نماز .... غذا کے قائمقام .... ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

☆نماز .... جسمانی رنگ میں انسان کے ہر ایک عضو کو خشوع اور خضوع کی حالت میں ڈالتی ہے۔ (چشمہ معرفت)

ازملفوظات جلد اول

☆نماز .... ایک غذا ہے .... قرۃ العین ہے۔ یہ گویا نقد بہشت ہے۔

☆نماز .... روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔

☆نماز .... ایک خاص دعا ہے۔

☆نماز بدیوں کو دور کرتی ہے .... فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے۔

☆نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

☆صلوٰۃ .... سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے۔

☆نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔

☆نماز .... توحید کے عملی اقرار کا نام .... ہے۔

☆نماز .... عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ .... ہے۔

☆نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو .... نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔

☆نماز کی اصل غرض اور مغز دعا ہی ہے .... نماز میں تسبیح و تقدیس ہے۔

☆ نماز میں سوزش لازمی ہے .... نماز .... کے لئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو۔

☆نماز انسان کا تعویذ ہے۔

☆نماز دعا اور اخلاص کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

☆نماز میں بہت دعائیں مانگو .... نماز تمام برکتوں کی کنجی ہے نماز میں دعا قبول ہوتی ہے۔

ازملفوظات جلد دوم

☆نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے .... صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کے .... قرب کی کنجی ہے۔

☆نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو .... جس طرح رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے .... نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے۔

☆ نماز .... تذلل اور اقرار عبودیت .... ہے۔

☆ نماز ایک شربت ہے جو ایک بار اسے پی لے .... ہمیشہ اس میں سرشار رہتا ہے۔

☆ نماز .... کا مغز ہی دعا ہے .... نماز دراصل رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔

☆ نماز کل بدیوں کو دور کرتی ہے .... تزکیہ نفس کرتی ہے .... نماز سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے۔

☆ نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے .... نماز خاص خزینہ دعاؤں کا ہے جو مومن کو دیا گیا ہے۔

☆نماز معراج ہے .... نماز ہرگز ضائع نہ کریں۔

☆نماز میں .... حمد .... عبودیت کا اقرار استغفار .... درود غرض وہ سب امور جو روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں موجود ہیں۔

نماز میں .... اپنے وجود سے عاجزی اور ارادت مندی کا اظہار کرو۔

ازملفوظات جلد سوم

☆نماز جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں اور روح .... کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو۔

☆نماز پر دوام کرے .... یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے۔

☆نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔

☆نماز بدیوں کو دور کرتی .... فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے۔

☆نماز .... اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔

نماز میں لذت اور سرور .... عبودیت اور الوہیت کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔

☆نماز کا التزام اور پابندی .... ایک نور اور ایک لذت .... ہے۔

☆نماز .... بے برکت اور بے سود .... ہے جب اس میں نیستی اور تذلل کی روح اور حنیف دل نہ ہو۔

☆نماز .... انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعامات الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔

☆نماز .... گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے .... انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔

☆نماز .... خشوع و خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جاوے۔

☆نماز نہیں تو .... دین ہی نہیں۔

☆نماز کیا ہے؟ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔

☆نماز .... تمام مشکلات سے انسان کو نکالتی ہے۔

☆نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر .... جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی کیا وہ پہنچے گا۔

☆نماز دعا کی کنجی ہے۔

☆نماز .... جب انسان ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہے۔

☆نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے

☆نماز .... سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔

☆نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے۔

☆نماز .... کے الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔

☆نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے۔

☆نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ .... خدا تعالیٰ .... بولتا اور .... جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔

☆نماز میں .... اصل مقصود .... قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے۔

☆نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو۔

☆نماز .... سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کرو۔

☆نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ اپنی مادری زبان میں بہت دعا کیا کرو۔ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔

☆نماز خود دعا ہے .... سنوار کر ادا کرو گے .... گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔

☆نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔

☆ نماز .... دین کو درست کرتی ہے، اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔

☆نماز .... عبودیت کو ربوبیت سے .... قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے .... بنائی ہے۔

☆نماز میں .... دعا کرنی چاہئے کہ وہ رشتہ قائم رہے جو عبودیت کا ربوبیت سے ہے۔

☆نماز کا مزہ دنیا کے ہر مزہ پر غالب ہے .... دنیا کی جنت .... نماز کی لذت ہے۔

☆نماز میں برکات ہیں .... حلاوت اور ذوق .... اور خالق سے سچا تعلق ہے۔

☆نماز .... سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔

ازملفوظات جلد چہارم

☆نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔

☆نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو .... اس عالم سے نکل گیا .... مقام محویت میں جا پہنچا۔

☆نماز سے انسان ابدال میں داخل ہو جاتا

ہے گناہ......... دور ہو جاتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

☆نماز اصل میں دعا ہے۔

☆نماز وہ شئے ہے جسے دل......... محسوس کرے......... روح پگھل کر......... آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔

☆نماز......... پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ......... ایک نور اس کے دل پر گرا ہے۔

☆نماز تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے......... جس میں تضرع اور حضور قلب ہو......... نماز کا دوسرا نام دعا ہے۔ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو۔

☆نماز......... میں سوزش اور گدازش......... ہے......... نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔

☆نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔

☆نماز......... بمنزلہ غذا......... ہے......... ایک قسم کا نشہ......... ہے جس کے بغیر سخت کرب اور اضطراب......... ہے۔

☆نماز......... سے......... دل میں ایک خاص سرور اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ نماز......... آنکھوں کی ٹھنڈک......... ہے۔

☆نماز ساری ترقیوں کی جڑھ اور زینہ ہے اس لئے......... مومن کا معراج ہے۔

☆نماز قبول ہو گئی......... سے یہ مراد......... ہے کہ نماز کے اثرات و برکات......... پیدا ہو گئے ہیں۔

از ملفوظات جلد پنجم

☆نماز وہ ہے جس میں دعا کا مزہ آ جاوے......... نماز وہی اصلی ہے جس میں مزہ آ جاوے۔

☆نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

☆نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

☆نماز میں بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ اس سے سب دروازے رحمت کے کھل جاویں گے۔ نماز......... ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کر دے۔

☆نماز......... ایک دعا ہے جس میں پورا درد اور سوزش ہو......... اس کا نام صلوٰۃ ہے......... ضروری ہے کہ ایک سوزش، رقت اور درد ساتھ ہو۔

☆نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے۔

☆نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔

☆نماز......... جامع حسنات ہے اور دافع سیئات ہے۔

☆نماز اس لئے ہے کہ......... عذاب شدید......... سے نجات پالیوے۔

☆نماز میں......... مصائب اور مشکلات اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو......... وہی......... مشکلات اور مصائب سے......... نکالتا ہے۔

☆نماز میں......... جب کامل درجہ ملے گا تو ہر وقت نماز میں ہی رہے گا اور ہزاروں روپیہ کی تجارت اور مفاد بھی......... روک نہیں ڈال سکتا۔

☆نماز......... میں......... ایک طرح کا اضطراب ہے......... جب تک......... قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو......... کچھ بھی نہیں۔

☆نماز......... تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے......... نفرت ہو۔

☆نماز......... سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔

☆نماز......... سے انسان کا دل گداز ہوتا ہے۔ نماز کی......... خدا تعالیٰ کو......... کوئی ضرورت نہیں......... انسان کو ضرورت ہے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔

☆نماز......... سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔

☆نماز......... تضرع اور انکسار سے......... ادا کرنی چاہئے۔

☆نماز......... معراج کے مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔

☆نماز کو با حلاوت اور پر ذوق بنانا چاہتے ہو......... اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو۔

☆نماز خود دعا کا نام ہے جو......... بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی......... ہے۔ نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں۔

تعارف کتب

The Nazarene Kashmiri Christ

نام کتاب: مسیح ناصری کا سفر کشمیر (انگریزی)
حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی مجلس سوال و جواب
ترجمہ: محمود امتہ السمیع وہاب
ناشر: لجنہ اماء اللہ کراچی
صفحات: 40
ایڈیشن: دوم

حضرت مسیح موعود نے "مسیح ہندوستان میں" کتاب تصنیف فرما کر ایک انقلاب انگیز تحقیق کا دروازہ کھول دیا۔ اور آج سو سال بعد مغربی سکالرز کی طرف سے حضرت مسیح موعود کی اس تحقیق پر تائیدی مقالات لکھے جا رہے ہیں۔

انگریزی زبان میں زیر تبصرہ کتاب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ایک مجلس سوال و جواب کا ترجمہ ہے جو آپ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل مارچ 1982ء میں دنیا پور ملتان (لودھراں) میں منعقد فرمائی تھی۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کے شعبہ اشاعت نے اس کے انگریزی ترجمہ کا انتظام کیا ہے اور 1992ء میں پہلا ایڈیشن جبکہ اب دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔ یہ کتابچہ حضرت مسیح ناصری کی زندگی پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس مضمون کی وضاحت آیات قرآنی کی روشنی میں کی گئی ہے۔ انگریزی زبان جاننے والے احباب کے لئے یہ کتابچہ ازدیاد علم، دلچسپی اور دعوت تحقیق کا باعث بنے گا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

(اقبال حیدر یوسفی صاحب)

بابل کا بادشاہ۔ حمورابی

حمورابی کا دور تقریباً 1792۔1750 قبل مسیح کا ہے۔ یہ بابل کے حکمرانوں کے پہلے اموری خاندان کا چھٹا اور سب سے مشہور بادشاہ گزرا ہے۔ حمورابی کا مطلب ہے۔ حمو عظیم۔ حمو ایک اموری یا کنعانی دیوتا کا نام تھا۔

جب حمورابی تخت نشین ہوا تو وہ بادشاہ لارسا کا مطیع تھا۔ لیکن اس نے اپنے عہد کے پہلے تیس سال میں کئی جنگوں کے نتیجہ میں آس پاس کے بادشاہوں کو شکست دے کر ایک مضبوط حکومت قائم کی جو خلیج فارس سے بحیرہ روم تک پھیلی ہوئی تھی یہ سلطنت 1700 سے 1550 قبل مسیح تک قائم رہی۔ حمورابی نے اپنے دور میں بہت سے مندر تعمیر کروائے۔ اس نے مردوک کی پرستش کو بڑی اہمیت دلائی۔ مردوک بابل کا سب سے بڑا دیوتا تھا۔ اس کا لقب بیل تھا۔ چنانچہ ہرمیاہ باب 50 آیت 2 میں درج ہے۔ قوموں میں اعلان کرو اور اشتہار دو اور جھنڈا کھڑا کرو منادی کرو پوشیدہ نہ رکھو کہہ دو کہ بابل لے لیا گیا ہے بیل رسوا ہوا مردوک سراسیمہ ہو گیا۔ اس کے بت خجل ہوئے اس کی مورتیں توڑی گئیں۔

بیل کی شکست بابل کی عظمت اور برتری کے خاتمہ کے مترادف تھی۔ حمورابی نے مردوک کو دیوتاؤں کی مجلس میں اولین رتبہ دلوایا۔ اس نے اپنی مملکت کو سیاسی اور تمدنی طور پر ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی۔ وہ علم کا سرپرست اور قدردان تھا۔ اس کے عہد میں مٹی کی تختیوں کا ذخیرہ جمع کیا گیا۔ حمورابی کا سماجی تنظیم کو بہتر بنانے کا شوق اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے قوانین اور ضوابط کو یکجا کروایا۔

حمورابی کا نام بائبل میں نہیں آتا بعض کا خیال تھا کہ ارافل اور حمورابی ایک ہی شخص کے دو نام ہیں جس کا ذکر پیدائش کے باب 14 میں آیا ہے لیکن اب علماء اس مفروضہ کو درست نہیں سمجھتے۔

حمورابی نے قوانین و ضوابط کو پتھر کے کھڑے ستونوں پر کندہ کروایا۔ ان میں سے ایک کتبہ 1902ء میں میلام کے شہر سوسن میں دریافت ہوا سوسن بابل کا ایک شہر تھا جو فارس کے جنوب مغرب میں واقع ہے اس کی وجہ تسمیہ شاید یہ ہے کہ اس کے گرد و نواح میں سوسن کے پھول بہت اگتے تھے۔ دارا کے زمانہ میں یہ فارس کی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ یہاں فارس کے بادشاہ موسم سرما میں قیام کرنے آتے تھے اور یہیں دانی ایل نے رویا دیکھی تھی۔ دانی ایل باب 8 آیت 2۔ یونانی اس علاقہ کو سوسا کہتے تھے۔ یہ اولائی دریا کے بائیں کنارے پر ایک زرخیز علاقہ میں واقع تھا جہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار تھی۔ یہاں یہودی آباد تھے۔ انہوں نے شہر کے امور میں خاصی مشہوری حاصل کی تھی۔ جو کتبہ 1902ء میں دریافت ہوا۔ اسے عیلام کا بادشاہ شطرک نخنتے 1207-1171 ق م بطور یادگار فتح بابل سے اپنے شہر میں لایا۔

اس پتھر پر کندہ قوانین کا کچھ متن مٹ گیا ہے۔ لیکن جو حصہ مٹ گیا وہ اور نقلوں سے جو دوسری جگہوں سے دستیاب ہوئیں پورا کیا جا سکتا ہے۔ متن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسی قسم کا ایک اور ستون بابل میں مردوک کے مندر میں بھی نصب تھا۔ سوسن شہر میں دستیاب شدہ ستون اب پیرس کے مشہور عجائب گھر لوور میں ہے۔ اس کی اونچائی تقریباً 8 فٹ ہے اس کے اوپر کے حصہ میں حمورابی کو شمس دیوتا کے سامنے کھڑا دکھایا گیا ہے ان ابھرے ہوئے نقوش میں سورج دیوتا کو جو انصاف کا دیوتا تصور کیا جاتا تھا۔ بیٹھے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ وہ حمورابی کو انگوٹھی اور عصا دے رہا ہے۔ جو اختیار اور پادشاہی کی علامت ہیں۔ حمورابی کے قوانین اور ضوابط میں مختلف عنوانات کے تحت 282

باقی صفحہ 6 پر

محمد شکر اللہ صاحب

دو عالمگیر جنگوں کی تباہی کے بعد 1945ء میں اس کا قیام عمل میں آیا

اقوام متحدہ۔ ذیلی ادارے اور مقاصد

قسط اول

اقوام متحدہ کا قیام

نسل پرستی و وطنیت وقومیت اور دنیا پر برتری حاصل کرنے کے سلسلہ میں بڑی قوموں کے درمیان رقابت نے 1939ء میں دنیا کو دوسری مرتبہ تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا، چھ سال تک بڑی قومیں اپنے اتحادی ممالک سمیت کرائے کے سپاہیوں اور تباہ کن اسلحہ کے ذریعہ انسانیت کی بربادی کا پیغام دیتی رہیں۔ بالآخر ہیروشیما اور ناگا ساکی پر ایٹم بم گرنے سے یہ تصادم ختم ہوا۔ دوسری عالمگیر جنگ میں لاکھوں انسان موت کے گھاٹ اتر گئے تھے۔ ان کے علاوہ لاکھوں انسان بالکل بے سروسامانی کی حالت میں بھوکے پیاسے اور سردی سے ٹھٹھرے ہوئے تھے۔ دنیا بھر کے لوگ دیرپا امن کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ لاکھوں انسانوں کی موت اور بے پناہ اقتصادی بربادی کو دیکھ کر انسانیت بلبلا اٹھی تو دوسری جنگ عظیم کے فاتحین نے امن کو برقرار رکھنے کے لئے ایک نئی تنظیم قائم کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

قیام امن اور بہتر زندگی کی ان آرزوؤں نے 1945ء کے موسم بہار میں سان فرانسسکو (امریکہ) کے مقام پر ایک عظیم الشان اجتماع کا روپ اختیار کیا۔ اس میں پچاس ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ گویا دنیا بھر کی قوموں نے اپنی کوششیں متحد کرکے اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی۔ اقوام متحدہ 24 اکتوبر 1945ء کو معرض وجود میں آئی۔

اقوام متحدہ (یو۔این۔او) کا نام امریکہ کے سابق صدر روزویلٹ نے تجویز کیا۔

اقوام متحدہ کی بنیاد اس احساس پر رکھی گئی ہے کہ تمام بنی نوع انسان کسی نہ کسی لحاظ سے یکساں ہیں اور اس لئے انہیں ایک ایسے نظام کی ضرورت ہے جس کے ماتحت وہ سب فرد واحد بن کر مشترکہ نوعیت کے معاملات پر غور کرسکیں۔ ان معاملات میں ایسی خواہشات بھی شامل کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً بعض قسم کے انسانی حقوق کو فروغ دینا، معیار زندگی کو بلند کرنا یا ایٹمی طاقت کی تباہ کاریوں سے بچنا۔ عقلمند قوموں کی اکثریت ان اغراض و مقاصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھتی ہے۔ لیکن ہر معاملے کی خاص نوعیت کے لحاظ سے یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ اسے عالمگیر حیثیت دی جائے یا محض طبقاتی سطح پر اس کا تصفیہ کرلیا جائے۔

اقوام متحدہ کی بنیاد چونکہ کروڑوں انسانوں کی دلی امیدوں پر رکھی گئی ہے لہٰذا یہ انسان اقوام متحدہ سے امید لگائے بیٹھے ہیں کہ یہ انجمن جنگ کے خطرے سے اور منزل امن تک پہنچنے کی دشواریوں سے بچائے گی۔

اسی سطح پر اقوام متحدہ کی بنیادیں قائم کی گئی ہیں۔ یہ انسانوں کی مدد کررہی ہے تاکہ وہ کھانے پینے کی چیزیں حاصل کرسکیں۔ دکھ اور بیماریوں سے بچ سکیں اور ایک اچھے مستقبل کے خواب دیکھ سکیں۔ اقوام متحدہ کے ان کاموں کو دیکھتے ہوئے ہم یہ بات آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ اقوام متحدہ بنانے کا مقصد کیا ہے۔

اقوام متحدہ کا منشور اور مقاصد

اقوام متحدہ کا 26 صفحات پر مشتمل منشور اس کے بنیادی اصول اس کے مقاصد اور طریق کار کی وضاحت کرتا ہے۔

منشور کے شروع میں لکھا ہے۔

ہم اقوام متحدہ میں شامل قوموں نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ:۔

آنے والی نسلوں کو اس جنگ کی لعنت سے بچائیں گے جو ہماری زندگی میں بنی نوع انسان پر دو دفعہ لاانتہا مصیبت نازل کرچکی ہے اور بنیادی انسانی حقوق، انسانی شخصیت کی عزت و وقار، عورتوں اور مردوں اور چھوٹی بڑی قوموں کے حقوق میں برابری کے اصول پر اپنے عقیدے کا از سر نو اقرار کریں اور ایسے حالات پیدا کریں جن کے ماتحت انصاف کو قائم اور عہد ناموں اور بین الاقوامی آئین کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو نبھایا جائے۔ آزادی کی ایک وسیع تر فضا میں اجتماعی ترقی کی رفتار بڑھے اور زندگی کے معیار بلند ہوں اور ان مقاصد کی خاطر رواداری کو اپنا شعار بنانے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمسایوں کی طرح مل جل کر امن کی زندگی گزارنے اور بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لئے اپنی قوتوں کو متحد کرنے اور مناسب اصول قبول کرکے اور صحیح طریقے اختیار کرکے یہ یقین دلائیں کہ مشترکہ مفاد کے سوا طاقت کا کبھی استعمال نہ کیا جائے۔ اور تمام قوموں کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کو فروغ دینے کے لئے بین الاقوامی وسائل پر عمل کرنے کی غرض سے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی کوششوں کو متحد کریں گے۔

چنانچہ ہماری اپنی اپنی حکومتوں نے ان نمائندوں کے ذریعہ جو سان فرانسسکو (امریکہ) میں جمع ہوئے ہیں اور جنہوں نے اپنے اختیارات کے کاغذات باقاعدہ پیش کردیئے ہیں۔ اقوام متحدہ کے موجودہ منشور کو تسلیم کرلیا ہے اور اقوام متحدہ کے نام سے ایک بین الاقوامی ادارہ قائم کرتے ہیں۔''

اس اعلان کی روشنی میں اقوام متحدہ کے مقاصد یہ ہیں۔

1۔ آئندہ نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانا۔

2۔ قوموں کے باہمی تنازعات کو حل کرنے کے لئے بین الاقوامی قوانین مدون کرنا، تنازعات کو ان قوانین کے ذریعے حل کروانا اور مثبت طور پر ایسے اقدامات کرنا، جن سے امن کو لاحق خطرات اور جارحیت کو روکا جاسکے۔

3۔ انسان کے بنیادی حقوق کے بارے میں یقین واحترام کی فضا پیدا کرنا اور رنگ ونسل، زبان و مذہب اور جنس کی بنیاد پر امتیازات کے بغیر انسانی حقوق کو تسلیم کروانا۔

4۔ بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کے لئے مثبت اقدامات کرنا۔

5۔ باہمی آزادی وخودمختاری کا احترام کرتے ہوئے اقوام عالم کے درمیان خوشگوار تعلقات و دوستی کا فروغ، لیکن اقوام کو ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں مداخلت کرنے سے روکنا۔

مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لئے اقوام متحدہ ایک ایسے ادارہ کا کام کرتی ہے جو رکن ممالک کو بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے، انہیں انصاف کی راہ اختیار کرنے پر آمادہ کرتا ہے اور ایک دوسرے کے احترام کے لئے اخلاقی دباؤ ڈالتا ہے۔

یو۔این۔او کے چارٹر کی روشنی میں ایک دوسرے کے ساتھ تنازعات حل کرنے، باہمی خوشگوار تعلقات قائم کرنے اور معاشرتی ومعاشی تعاون پیدا کرنے کے لئے یہ ادارہ ہم آہنگی پیدا کرنے والے (Co-Ordinater) کا رول ادا کرتا ہے۔

یو این او کی بے بسی پر تبصرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اقوام متحدہ کی بے بسی پر دلچسپ تبصرہ فرمایا تھا جو ملاحظہ کے لئے پیش ہے۔

''یوپی کے متعلق یہ لطیفہ ہے کہ وہ لوگ ذرا لڑائی سے گھبراتے ہیں تو یوپی والے کو جب کوئی مارے اور طاقت ور ہو تو وہ اس کو کہتا ہے کہ ''اب کی مار'' اب مار کے دیکھ۔ وہ دوبارہ مارتا ہے تو کہتا ہے ''اب کی مار'' پھر دوبارہ مارتے ہیں تو کہتے ہیں ''اب کی مار'' چنانچہ یہ لطیفہ تو شاید فرضی ہوگا۔ یوپی کے لوگ بڑے بہادر لوگ ہیں۔ جیالے ہیں۔ بڑے بڑے مقابلے انہوں نے دشمنوں سے کئے ہیں مگر یہ لطیفہ United Nations کے حق میں ضرور صادق آتا ہے۔ ہر دفعہ اسرائیل مار پہ مار دیتا چلا گیا ہے اور کھلم کھلا بغاوت کے رنگ میں کہتا رہا ہے تمہارے ریزولیوشنز کی حیثیت کیا ہے، ردی کاغذ ہے، میں پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دوں گا۔ میں پاؤں تلے روند دوں گا اور ہر دفعہ یونائیٹڈ نیشنز کہتی ہے ''اب کی مار'' اب اگر تم نے ایسا کیا تو ہم بہت برا منائیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیوں پاگل پن ہو رہا ہے۔ کوئی حد ہوتی ہے۔ یہ ناقابل فہم باتیں ہیں۔ یقین نہیں آسکتا کہ دنیا میں یہ کچھ ہوسکتا ہے لیکن ہو رہا ہے۔ اس یونائیٹڈ نیشنز کا فائدہ کیا ہے؟ میں تو یہ سوچتا ہوں اور عرب اور دیگر ممالک کو اگر وہ ہوش مند ہیں، اور باقی دنیا کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ یونائیٹڈ نیشنز (اقوام متحدہ) کا فائدہ کیا ہے .... یونائیٹڈ نیشنز کی یہ کیفیت ہے جب عربوں کے خلاف یا مسلمانوں کے خلاف فیصلے کرنے ہوں تو انتہائی ظالمانہ فیصلے کئے جائیں اور جب ان کے حق کی بات ہو تو سوائے چند آوازیں نکالنے کے اس کی اور کوئی حیثیت نہیں۔

بچپن میں مجھے مرغیاں پالنے کا شوق تھا۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض مرغیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ بیٹھیں پالنے والے کے صحن میں کرتی ہیں اور انڈے دوسرے کے صحن میں جا کر دیتی ہیں۔ پس یونائیٹڈ نیشنز (اقوام متحدہ) کی مرغی تو ویسی ایک مرغی ہے۔ بیٹھیں کرنے کے لئے عربوں اور مسلمانوں کے صحن رہ گئے ہیں اور انڈے دینے کے لئے اسرائیل اور مغرب کے صحن ہیں۔ پس اگر یہی یونائیٹڈ نیشنز کا تصور ہے اور یہی اس کے مقاصد ہیں تو دنیا کو سوچنا چاہئے۔''

(خلیج کا بحران اور نظام جہان نو ص 272)

رکنیت

ہر امن پسند ملک جو اقوام متحدہ کے چارٹر کی شرائط کو تسلیم کر لے اور ادارہ کی نظر میں وہ ملک ان شرائط کو پورا کر سکے اور اقوام متحدہ کی ذمہ داریوں کو ادا کر سکنے کے لئے تیار ہو اقوام متحدہ کی رکنیت کی درخواست دے سکتا ہے۔ اس کونسل کی منظوری کے بعد یہ درخواست جنرل اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے۔ جو دو تہائی اکثریت سے اس کی منظوری دیتی ہے تاہم سلامتی کونسل میں 5 مستقل ارکان (امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس اور چین) کے پاس ویٹو کا حق موجود ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک رکن بھی کسی قرارداد سے اختلاف کرے تو قرارداد پاس ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ عوامی جمہوریہ چین کی درخواست رکنیت 1971ء تک اس لئے منظور نہ ہو سکی کہ امریکہ کو اس پر اعتراض تھا اور جب بدلے ہوئے بین الاقوامی حالات کے تحت امریکہ نے اپنی پالیسی تبدیل کی تو چین نے اپنا وہ مقام حاصل کر لیا جو مستقل رکن کی حیثیت سے اسے حاصل ہونا چاہئے تھا۔

پاکستان ستمبر 1947ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔ اگر کوئی رکن اقوام متحدہ کے اصولوں کی متواتر خلاف ورزی کرے تو اسے خارج کیا جا سکتا ہے۔ سیکورٹی کونسل معطل شدہ رکن کے حقوق رکنیت بحال کر سکتی ہے۔

ویٹو پاور

اقوام متحدہ کے چارٹر میں ویٹو کا ذکر ہے جس کے بموجب سلامتی کونسل کو کسی ملک کے خلاف طاقت استعمال کرنے کی منظوری دینے سے روکا گیا ہے سوائے اس کے کہ گیارہ میں سے سات اراکین ایسا فیصلہ کرنے کے حق میں رائے دیں اور ان سات میں پانچوں مستقل اراکین کے تائیدی ووٹ شامل ہوں۔

یہ صحیح ہے کہ کئی لحاظ سے اقوام متحدہ نے ایک صلح کار کی حیثیت سے وہ توقعات پوری نہیں کی ہیں جو سان فرانسسکو کانفرنس کے موقع پر کی گئی تھیں۔ تصویر کے سیاہ رخ پر دوز بردست مایوسیوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ اول وہ دوسری عالمگیر لڑائی کے بعد سمجھوتے کرانے میں بری طرح ناکام رہی ہے اور دوسرے ویٹو کا ضرورت سے زیادہ استعمال ہوا ہے۔

جنرل اسمبلی

جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کا مرکزی یا سب سے بڑا عضو ہے اور اس میں تمام ممبر ملک شامل ہوتے ہیں۔ ہر رکن اپنے پانچ نمائندے اسمبلی میں بھیج سکتا ہے لیکن ہر حالت میں ایک رکن صرف ایک ہی ووٹ دینے کا حقدار ہے۔

جنرل اسمبلی اپنے ہر اجلاس کے لئے صدر اور نائب صدر منتخب کرتی ہے اور اگرچہ سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے عملے میں سب سے اعلیٰ افسر سمجھے جاتے ہیں تاہم اسمبلی کے صدر کی حیثیت اسمبلی کے اجلاس کے دوران میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اب تک دونوں افسروں کو بڑی احتیاط اور کامیابی کے ساتھ منتخب کیا جاتا رہا ہے اور وہ اپنے اعلیٰ اقتدار کے زیر اثر اقوام متحدہ کو ترقی دیتے رہے ہیں۔ ان کا اثر و رسوخ ان کے مرتبے سے نہیں۔ ان کے بلند کردار سے تعلق رکھتا ہے۔

جنرل اسمبلی ہر ایسے مسئلے پر غور کر سکتی ہے جس کا امن و عافیت اور سلامتی سے تعلق ہو اور جس کے بموجب عالمی خوشحالی اور عدل و انصاف کو فروغ دینا مطلوب ہو۔

یاد رہے کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب 1963-62ء میں جنرل اسمبلی کے صدر رہے جو کہ ایک بڑا اعزاز ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ

''اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی آپ کو صدارت نصیب ہوئی اور وہ دور اقوام متحدہ کی تاریخ میں اگر کسی ایک تعریف کے ساتھ یاد کیا جائے تو یونائیٹڈ نیشنز کی تاریخ کا اخلاقی دور کہلائے گا۔''

(ماہنامہ خالد دسمبر 1985ء ص 9)

سلامتی کونسل

سلامتی کونسل گیارہ اراکین پر مشتمل ہے۔ ان میں سے پانچ مستقل حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ انہیں 1945ء میں اقوام متحدہ کے قیام کے وقت بڑا اقتدار حاصل تھا۔ وہ ملک چین، فرانس، برطانیہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور روس ہیں۔ جنرل اسمبلی باقی کے چھ عارضی اراکین میں سے ہر سال تین کو دو دو سال کی مدت کے لئے منتخب کرتی ہے۔ امن و سلامتی کو لاحق خطرات کا نوٹس سب سے پہلے یہی ادارہ لیتا ہے۔ ہر ملک خواہ وہ اقوام متحدہ کا رکن ہو یا نہ ہو، جنرل اسمبلی یا سلامتی کونسل کی توجہ کسی ایسے معاملے پر مبذول کرا سکتا ہے جس میں شکست امن ہونے کا اندیشہ لاحق ہو۔ اقوام متحدہ کے ان دونوں اعضاء کو چارٹر کے بموجب وسیع اختیارات حاصل ہیں اور وہ طاقت استعمال کرنے یا طاقت کے استعمال کا فیصلہ کرنے سے پہلے باہمی سمجھوتے کے پر امن طریقے عمل میں لانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

اقتصادی اور معاشرتی کونسل

اقتصادی اور معاشرتی کونسل جسے انگریزی حروف کے اعتبار سے مختصراً ''ایکوسوک'' کہتے ہیں۔ اٹھارہ ممبروں پر مشتمل ہے۔ جنہیں جنرل اسمبلی منتخب کرتی ہے۔ ہر سال چھ نئے ممبر تین سال کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں۔ یہ اسمبلی کی جنرل کمیٹی ہے اور معیار زندگی کو زیادہ بلند کرنے، صحت و تندرستی کو بہتر بنانے۔ انسانی حقوق کا احترام اور تعلیم و فنون میں بین الاقوامی تعاون قائم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

سیکرٹری جنرل

سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کے سب سے بڑے انتظامی افسر ہیں اور نہایت اہم ذمہ داریاں بھی ان کے سپرد ہیں۔

سلامتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی سیکرٹری جنرل کا تقرر کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنرل اسمبلی میں رائے شماری ہونے سے قبل سیکرٹری جنرل کا نام لازمی طور پر کونسل میں منظور ہو جائے اور اگر پانچوں مستقل ممبروں میں سے کوئی چاہے تو ویٹو کا حق استعمال کر لے۔ اس شرط کی وجہ سے سیکرٹری جنرل کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس طرح گویا تمام بڑی طاقتیں اسے کم سے کم انتخاب کے وقت ضرور قبول کر لیتی ہیں اور اس کی حیثیت یہ ہوتی ہے کہ وہ تمام مناقشات سے دور رہے اور شدید چپقلش کے عالم میں بیچ بچاؤ کرا سکے۔

سیکریٹریٹ

اس کا سربراہ سیکرٹری جنرل ہوتا ہے۔ نیو یارک میں اقوام متحدہ کے صدر مقام پر براہ راست سیکرٹری جنرل کے ماتحت تقریباً ساڑھے تین ہزار افراد کا عملہ کام کرتا ہے اقوام متحدہ کے دفتر واقع نیو یارک میں بہت سی مختلف قوموں کے جتنے افراد بیک وقت خدمات انجام دیتے ہیں، اتنے کسی اور ادارے میں یا کسی اور مقام پر نظر نہیں آتے۔

اقوام متحدہ کے صدر مقام پر کام کرنے والا عملہ سائنس اور اعداد و شمار سے متعلق ایسے عظیم کارنامے انجام دیتا ہے جو کسی اور ادارے کا عملہ دنیا کے کسی اور حصے میں انجام نہیں دیتا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹیریٹ میں مندرجہ ذیل دفاتر شامل ہیں۔

1۔ سیکرٹری جنرل کا دفتر۔ 2۔ خصوصی سیاسی معاملات کے انڈر سیکریٹریوں کے دفاتر۔ 3۔ قانونی امور کا دفتر۔ 4۔ کنٹرولر کا دفتر۔ 5۔ سیاسی اور تحفظاتی امور کا عملہ۔ 6۔ اقتصادی اور سماجی امور کا محکمہ۔ 7۔ تولیتی اور غیر خود مختار علاقوں کا عملہ۔ 8۔ اطلاعات عامہ کا محکمہ۔ 9۔ کانفرنس سروس کا دفتر۔ 10۔ جنرل سروسوں کا دفتر۔ 11۔ اقوام متحدہ کا جنیوا کا دفتر۔

بین الاقوامی عدالت

اس کا صدر مقام ہیگ ہے۔ عالمی عدالت کے لئے پہلے ایشیائی صدر کا اعزاز حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو حاصل ہوا۔ یہ عدالت اقوام متحدہ کا سب سے بڑا قانونی ادارہ ہے۔ تمام ملک جنہوں نے آئین عدالت کے منشور پر دستخط کئے ہوں جس مقدمہ کو چاہیں بین الاقوامی عدالت میں پیش کر سکتے ہیں یہ عدالت 15 ججوں پر مشتمل ہے۔ جو مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں اور نو سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

دفعات ہیں۔

بائبل کا مطالعہ کرنے والے موسوی شریعت اور حمورابی کے ضوابط کے تقابل میں خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ دونوں میں کئی باتیں یکساں ہیں مثلاً جھوٹی گواہی کی وہی سزا ہے جو جھوٹی گواہی دینے والا دوسرے کو دلوانا چاہتا ہے۔ چوری اور اغوا دونوں کی سزا موت ہے۔ زنا کی سزا دونوں کے لئے موت ہے۔

حمورابی کا ذکر حضرت مصلح موعود نے بھی سورۃ الکوثر کی تفسیر میں تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ 283 پر کیا ہے آپ لکھتے ہیں۔

پس اصولاً ہر قوم میں نبی آئے ہیں لیکن ان میں حضرت زرتشت اور حضرت موسیٰ دو معلوم نبی ہیں۔ جن کی شریعت موجود ہے۔ ویدوں کے رشیوں کا کچھ پتہ نہیں ویدوں نے شریعت ضرور پیش کی ہے مگر نبی کے نام کا سوال رہ جاتا ہے اور یہ پتہ نہیں چلتا کہ وید کس پر نازل ہوئے۔ اس لئے ہم رسول اللہ ﷺ کا ان سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت موجود نہیں البتہ ایک اور شخص ہے۔ جس کے متعلق پتہ چلتا ہے کہ اس نے کچھ قوانین پیش کئے لیکن شریعت کا پورا پتہ نہیں لگتا الہام کا ذکر اس کی تحریروں میں ضرور ہے اور یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ وہ توحید کا قائل تھا۔ اور اس نے اخلاق کے بہت عمدہ اصول پیش کئے ہیں۔ وہ حمورابی تھا۔ جس کے بعض احکام عمدہ تعلیم پر مشتمل ہیں لیکن پوری تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ اس نے کوئی نئی شریعت پیش کی تھی۔

جیٹ انجن

جیٹ انجن کی ایجاد سے پہلے ہوائی جہاز سست رو تھے اور ان کی سفر کرنے کی صلاحیت بہت کم تھی۔ ہوائی جہازوں کی یہ خامیاں دور کرنے کے لئے بیسویں صدی کی دوسری دہائی سے سائنسدانوں نے جیٹ پروپلشن کی اہمیت کو جانتے ہوئے جیٹ انجن کی تیاری شروع کر دی تھی۔ اس کے تقریباً 18 سال بعد 1938ء میں برطانوی ائرفورس کا فرانک وٹل ابتدائی جیٹ انجن ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اگرچہ اس نے اپنے انجن کو 1939ء میں پیٹنٹ کرا لیا تھا مگر برطانیہ میں پہلی مرتبہ 1941ء میں ہوائی جہاز میں جیٹ انجن نصب کیا گیا۔ دوسری طرف جرمنی نے بھی 1939ء میں ہی جیٹ انجن سے چلنے والا جہاز تیار کر لیا تھا۔

اپنے گھر گلی اور محلّہ کو صاف رکھیں کیونکہ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم ذیشان ورک صاحب ابن مکرم محمد زکریا ورک صاحب آف کنگسٹن کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرمہ عفت منان صاحبہ بنت مکرم میاں لطف المنان صاحب سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال ملوا کی امریکہ بعوض پندرہ ہزار امریکن ڈالر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا نے بیت الاسلام ٹورانٹو میں 25۔اپریل 2003ء کو پڑھا۔ مکرم ذیشان ورک مکرم محمد ابراہیم صاحب خلیل مرحوم سابق مربی اٹلی وسیرالیون کا پوتا اور عفت منان صاحبہ مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم سابق پروفیسر آف فزکس کی پوتی ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ کریم یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے برکت کا باعث بنائے۔ آمین

نکاح وشادی

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی بیٹی مکرمہ طارقہ عفت صاحبہ کا نکاح مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے مکرم مدثر منصور خان صاحب ابن مکرم ملک مبارک منصور مرحوم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر 17 جنوری 2003ء کو بمقام بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ 25 جنوری 2003ء کو منعقد کی گئی۔ رخصتی کے موقعہ پر مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اگلے روز ماڈل ٹاؤن لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ مکرمہ طارقہ عفت صاحبہ مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب حال مقیم کینیڈا کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد شریف احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت آف ٹیکسلا کی پوتی ہیں۔ جبکہ مکرم مدثر منصور خان صاحب مکرم ملک نصیر احمد خان صاحب شہید کے نواسے اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد مرحوم صاحب کے پوتے ہیں۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

آمین

مکرم محمد اکبر افضل صاحب راولپنڈی کی نواسی کنزیٰ محمود بنت ملک بشارت محمود صاحب آف بیلجیئم نے 27 فروری 2003ء کو 9 سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید کا پہلا دورہ مکمل کیا۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ اللہ اس کیلئے مبارک کرے اور دین و دنیا کی بھلائی عطا کرے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 8 مئی 2003ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام وردہ برہان تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم راجہ رشید احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی حال مقیم کینیڈا کی پوتی اور مکرم محمد رفیق شاہد صاحب مرحوم آف کراچی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نسیم احمد خان صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم خان عبداللہ خان صاحب ابن خان فقیر علی خان صاحب ککے زئی افغان (المعروف نمبردار صاحب) ساکن ''نسیم منزل'' دارالرحمت شرقی الف ربوہ مورخہ 6 مارچ 2003ء بعمر 91 سال وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے اور آئی ڈونر بھی تھے۔ ان کا جنازہ مورخہ 7 مارچ 2003ء بروز جمعہ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ وفات کے فوری بعد ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب کی زیرنگرانی آئی بینک کی ٹیم نے ان کے کورنیہ حاصل کئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مکرمہ عابدہ نسیم صاحبہ زوجہ مکرم منصور احمد انھوال صاحب ساکن نصیر آباد غالب بقضائے الٰہی مورخہ 11۔اپریل 2003ء کو 37 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ ان کی نماز جنازہ بعد از نماز مغرب بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم حاجی امان اللہ باجوہ صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالعلوم غربی خلیل لکھتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ ریحانہ کوثر صاحبہ کا نکاح مکرم مصطفیٰ کمال پاشا صاحب ابن مکرم لطیف احمد چوہان صاحب دارالنصر شرقی ربوہ سے مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مورخہ 27۔اپریل 2003ء بروز اتوار بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر بعوض پانچ ہزار یورو (5000) حق مہر پر پڑھا۔ مکرمہ ریحانہ کوثر صاحبہ مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب حال جرمنی کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مرزا روشن دین صاحب دیال گڑھی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بیٹے مرزا داؤد احمد صاحب کو 29 مارچ 2003ء بروز ہفتہ دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور نے از راہ شفقت نام حصور احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ بچہ مکرم ملک منیر احمد صاحب مرحوم سابق کارکن تحریک جدید کا نواسہ ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع گجرات۔ ضلع جہلم اور ضلع اسلام آباد کیلئے بھجوایا ہے۔

(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی امراء۔ صدران۔ مربیان سلسلہ، معلمین وجملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
جمعہ	16۔مئی	زوال آفتاب	12-05
جمعہ	16۔مئی	غروب آفتاب	7-01
ہفتہ	17۔مئی	طلوع فجر	3-34
ہفتہ	17۔مئی	طلوع آفتاب	5-08

سعودی عرب میں دھماکے کھلی دہشت گردی ہے امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ سعودی عرب کے دارالحکومت الریاض میں ہونے والے خود کش حملے کھلی دہشت گردی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اس میں القاعدہ ملوث ہے۔ دہشت گردوں نے آتش گیر مادے سے بھری چار شیورلیٹ کاریں غیرملکی رہائش گاہ کے کمپاؤنڈ سے ٹکرادیں جس سے شدید دھماکے ہوئے ہر طرف لاشوں کے انبار لگ گئے۔ ہلاک شدگان کی تعداد ایک سو کے قریب بتائی جا رہی ہے جو کہ بڑھ بھی سکتی ہے۔ جبکہ سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں تمام حملہ آور، امریکی، آسٹریلوی، لبنانی، فلپائنی اور اردنی باشندے شامل ہیں۔ ریاض کے نائب گورنر کا بیٹا بھی ہلاک ہوا ہے۔ کمپلیکس میں کھڑی گاڑیاں جل کر راکھ ہوگئیں۔ 9 دہشت گردوں کی جلی ہوئی لاشیں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ امریکی سفارت خانہ بند کر دیا گیا ہے امریکی باشندوں کو گھروں سے نہ نکلنے کا حکم دیا گیا ہے اور سکیورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ سعودی ولی عہد سلطان بن عبدالعزیز نے کہا ہے کہ یہ حملے کھلی دہشت گردی اور اسلام اور انسانیت کے خلاف ہیں۔ سعودی ولی عہد اور کولن پاول نے تباہ شدہ کمپلیکس کا دورہ کیا۔ ادھر امریکی ایف بی آئی نے ریاض میں حملوں کی تحقیقات کیلئے اپنی ایک ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعظم اور صدر پاکستان کی طرف سے دھماکوں کی مذمت اور اہل سعودی عرب سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔

کامیاب مذاکرات کیلئے دراندازی کا خاتمہ ضروری ہے وزیراعظم بھارت اٹل بہاری واجپائی نے صحت افزا مقام منالی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان سے کامیاب مذاکرات اس وقت ہو سکتے ہیں جب کشمیر میں دراندازی بند کی جائے اور پاکستان میں تربیتی کیمپ بند کر دیئے جائیں۔ تاہم مذاکرات کیلئے ہم کوئی شرائط نہیں لگا رہے۔ ہم نے پاکستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے اب پاکستان کی طرف سے مثبت جواب کا انتظار ہے۔

شیوشنکر مینن ہائی کمشنر نامزد بھارت نے شیوشنکر مینن کو پاکستان کیلئے اپنا ہائی کمشنر نامزد کر دیا ہے۔ امید ہے کہ وہ چار ہفتے کے اندر اندر اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیں گے۔ مینن 1972ء سے فارن سروس میں ہیں اور پاکستان کے معاملات انڈر سیکرٹری کے طور پر چلا چکے ہیں۔

امریکہ ایران کے مذاکرات ذرائع کے مطابق عراق کے مسئلہ پر جنیوا میں ایران اور امریکہ کے

مذاکرات میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ یہ بات ایرانی اخبار نے رپورٹ کی ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایرانی باغیوں کو جو عراق میں موجود ہیں ان کو غیر مسلح کرے گا۔ اس کے جواب میں ایران عراق کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔

پرنس صدرالدین آغا خان کا انتقال

اسماعیلی فرقہ کے روحانی امام پرنس کریم آغا خان کے چچا اور اقوام متحدہ کے سابق ہائی کمشنر برائے مہاجرین پرنس صدرالدین آغا خان 70 سال کی عمر میں جنیوا میں انتقال کر گئے۔ آپ محمد شاہ آغا خان سوئم کے چھوٹے بیٹے تھے۔ تقریباً چالیس سال تک اقوام متحدہ کے ساتھ منسلک رہے۔ جنگلی حیات کی تنظیموں کے ساتھ بھی خدمات سرانجام دیں اور ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ انٹرنیشنل کے نائب صدر تھے۔

ویسٹ انڈیز کی آسٹریلیا کے خلاف تاریخی فتح

سینٹ جانز انٹیگا میں کھیلے جانے والے چوتھے اور آخری ٹیسٹ میچ میں ویسٹ انڈیز نے آسٹریلیا کو 3 وکٹ سے شکست دے کر 418 رنز کا ریکارڈ ساز ہدف حاصل کیا۔ قبل ازیں 406 رنز کا ہدف انڈیا نے ویسٹ انڈیز کے خلاف 1975ء میں حاصل کیا تھا۔ تاہم آسٹریلیا نے یہ سیریز 1-3 سے جیت لی۔

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا
دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا -
منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے -
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

فوری ضرورت
دو سائنس ٹیچرز
فون 04364-210813
تعلیمی قابلیت بی۔ایس۔سی ترجیحاً زوآلوجی۔ باٹنی
سہولت۔ کھانا اور رہائش بذمہ ادارہ صدر صاحب
یا مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں
مخاطب: پرنسپل نیو میلینیم اسکالرز چونڈہ سیالکوٹ

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن
فون دفتر 214930
گھر 211930
الناصر مارکیٹ بالمقابل
ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
دوکان 211158 رہائش 214454
0303-6743122 (دکان گلی کے اندر ہے)

ضرورت سٹاف
فون 213944
لیڈی سٹاف کی ضرورت ہے۔ صدر لجنہ اماء اللہ کی
تصدیق کے ساتھ درخواست کے ہمراہ تشریف لائیں
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر - طاہر محمود 4844986

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ - کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ورائٹی بخارا اصفہان شجر کازنجی نیپل ڈیزائن - کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

ناصر نایاب کلاتھ
ن ایب اور فری پیشکش
پردوں کی سلائی مفت کے بعد
اب لان کے سوٹوں کی سلائی بھی مفت
یہ پیشکش صرف 2 ماہ کے لئے ہے
گلی نمبر 1 ریلوے روڈ ربوہ فون 04524-213434

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

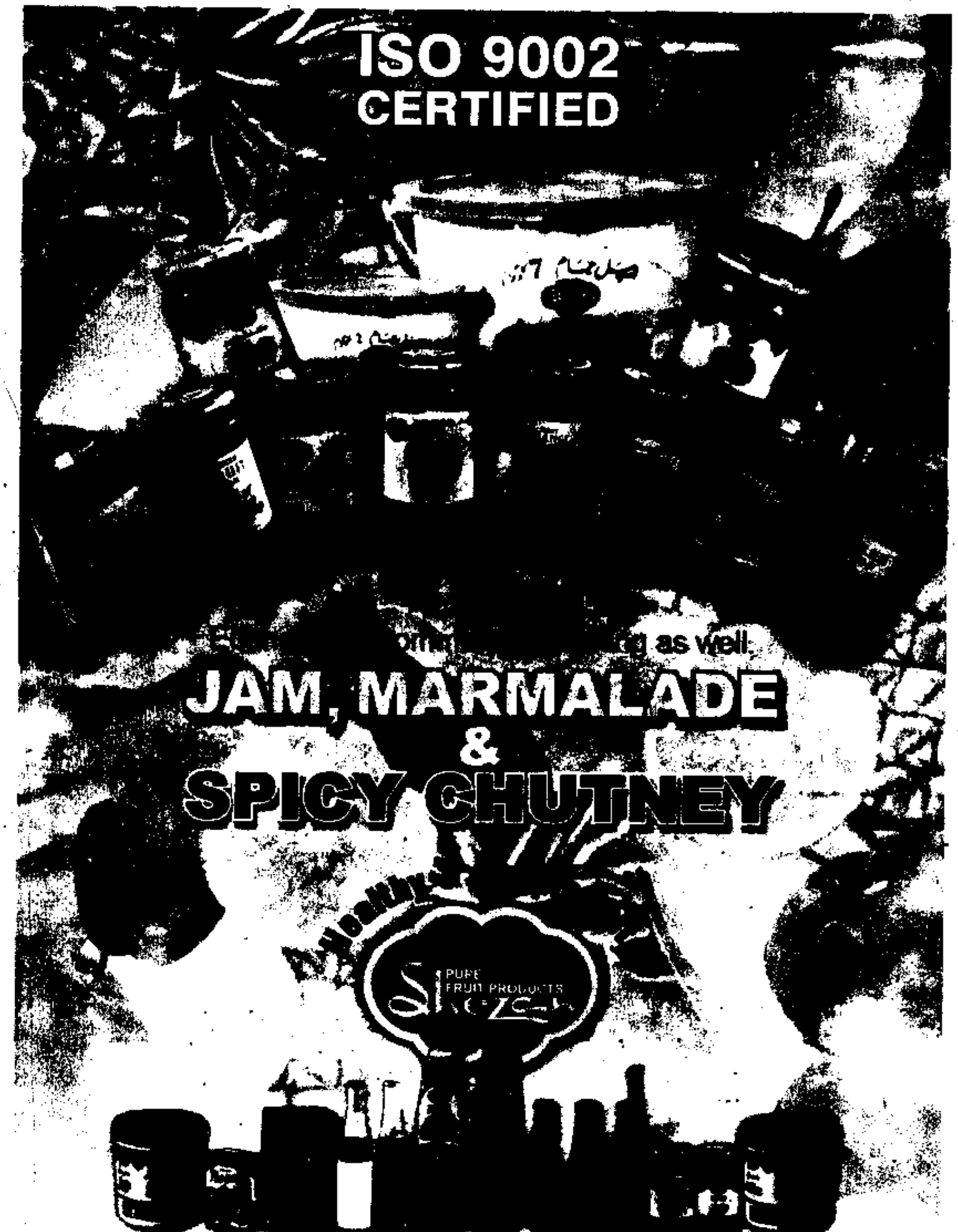

Largest Processors of Fruit Products in Pakistan
Shezan Internatoinal Limited Lahore - Karachi - Hattar